سوال

(87) احکام صدقۃ الفطر۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احکام صدقۃ الفطر کیا کیا ہیں، تفصیلاً بیان فرمادیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ صدقہ فطر ازروئے آیت کریمہ واحادیث صحیحہ کے فرض عین ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے قَدۡ اَفۡلَحَ مَن تَزَکّٰی ''فلاح پائی، جس نے صدقہ فطر ادا کیا،'' کیونکہ یہاں تزکی سے مراد ازروئے حدیث مرفوع کے صدقہ فطر ادا کرنا ہے، اور یہ آیت صدقہ فطر کے بارہ میں نازل ہوئی ہے،

قَدۡ اَفۡلَحَ مَن تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی

((ولا بن خزیمۃ من طریق کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ ﷺ سئل ان ھذہ الآیۃ فال نزلت فی زکوٰۃ الفطر انتہیٰ ما فی نیل الاوطار للعلامۃ الشوکانی))

اور ابی سعید خدری اور ابن عمر سے بھی یہی روایت ہے، اور ابو العالیہ اور ابن سیرین بھی یہی کہتے ہیں، اور اکثر لوگ ان کے سوا

((قال الامام البغوی فی التفسیر المعالم تحت ہذہ الآیۃ وقال الآخرون ہو صدقۃ الفطر روی عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ قَدۡ اَفۡلَحَ مَن تَزَکّٰی قال اعطیٰ وصدقۃ الفطر وقال نافع کان ابن عمر اذا صلی الغداۃ یعنی من یوم العین قال یا نافع اخرجت الصدقۃ فان قلت نعم مضی الی المصلی وان قلت لا قال فالآن فاخرج فانما نزلت ہذہ الآیۃ فی ہذا قَدۡ اَفۡلَحَ مَن تَزَکّٰی ۔ الآیۃ وہو قول ابی العالیۃ وابن سیرین انتہیٰ ملخصاً۔))

اور صحیحین میں یعنی بخاری اور مسلم میں اعرابی کے قصہ میں فلاح اس کے لیے ثابت ہوئی ہے، جو صرف فرائض ادا کرے، اور صدقہ فطر ادا کرنے والے کو بھی {اَفۡلَحَ} یعنی (فلاح پائی) فرمایا تو معلوم ہوا کہ صدقۃ الفطر بھی فرض ہے، کما لا یخفی علی الفطین۔

((قال الحافظ بن حجر العسقلانی فی فتح الباری شرح البخاری وقال اللہ تعالیٰ قَدۡ اَفۡلَحَ مَن تَزَکّٰی وثبت انہا نزلت فی زکوٰۃ الفطر وثبت فی صحیحین اثبات حقیقۃ الفلاح لم اقتصر علی الواجبات انتہیٰ))

ان احادیث صحیحہ موعودہ میں سے ایک یہ ہے:

((عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر صاعاً من تمر)) اور

((صاعاً من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثیٰ والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ)) (رواہ البخاری ومسلم)

''یعنی روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع خرما سے یا ایک صاع جو سے اس سے جو ان کے سوا کھانے کی چیزیں ہوں، جن

کا بیان انشاء اللہ آئے گا، ہر غلام و آزاد مرد دو عورت لڑے اور جوان پر مسلمانوں سے اور حکم کیا حضرت ﷺ نے ادا کیا جائے، صدقہ فطر پہلے اس سے کہ لوگ نماز کو نکلیں، روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔''

اس حدیث سے صراحتاً صدقۃ الفطر کی فرضیت ثابت ہوتی ہے، حدیث میں لفظ فرض کا موجود ہے، اور فرض کے دوسرے معنی مراد لینا بغیر کسی قرینہ صارفہ کے صحیح نہیں کیونکہ یہ معنی فرض کا حقیقت شرعیہ ہے، کما تقرر فی الاصول اور اس کے سوا بہت سی حدیثیں ہیں، ایک ہی پر اکتفا کیا ہے، تاکہ طول نہ ہو، چنانچہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صدقہ فطر کے فرض ہونے پر ایک باب منعقد کیا لے، مگر اس کی قضا نہیں ہے، اور قاعدہ حکمیہ نہیں ہے، کہ جو فرض عین ہے، اس کی قضا لازم محض بے دلیل ہے، کما تقرر فی الاصول۔ اور ہر مسلمان پر فرض ہے، جو اس کی استطاعت رکھا ہو، خواہ مرد ہو یا عورت، خواہ لڑکا ہو، خواہ جوان، خواہ غلام ہو، خواہ آزاد، خواہ امیر ہو، خواہ غریب جیسا کہ حدیث مذکورہ الصدر سے واضح ہے کہ مطلق ہے، شرط صاحب نصاب ہونے کی نہیں، بلکہ دار قطنی اور احمد کی روایت میں تصریح بھی آگئی ہے کہ فقیر پر بھی فرض ہے۔

((واستدلال لقولہ فی حدیث ابن عباس فطرۃ الصائم علی انہا تجب علی الفقیر کما تجب علی الغنی وقد ورد ذالک صریحاً فی حدیث ابی ہریرۃ عند احمد و فی حدیث الثعلبۃ ابن ابی صعیر عند الدار قطنی انتہیٰ مافی فتح الباری))

مگر استطاعت ضروری ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا ''نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو لیکن اس کی طاقت کے موافق۔'' لڑکے کا اگر مال ہو تو اس کا ولی اس میں سے صدقہ فطر نکالے، اور اگر مال نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ یا جس پر اس کا نفقہ واجب ہو ادا کرے یہی قول جمہور کا ہے۔

((وجوب فطرۃ الصغیر فی مالہ والمخاطب باخراجہا ولیہ ان کان للصغیر مال والاوجبت علیٰ من تلزمہ نفقتہ والیٰ ہذا ذہب الجمہور انتہیٰ مافی نیل الاوطار قولہ الصغیر والکبیر ظاہرہ وجوبہا علی الصغیر لکن المخاطب عنہ ولیہ فوجوبہا علی ہذا فی مال الصغیر والافعلی امن تلزمہ نفقتہ وہذا قول الجمہور انتہیٰ مافی فتح الباری ص ٦١ ج ١٦))

اور غلام کا مولا ادا کرے کیونکہ مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ مولیٰ پر غلام کا صدقہ نہیں مگر صدقہ فطر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام کا صدقہ فطر مولیٰ ادا کرے۔

((قولہ علی العبد الخ ظاہرہ اخراج العبد عن فقیر والم یقیل بہ الا داوٗد خالفہ اصحابہ والنا واحتجوا بحدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً لیس فی العبد، صدقۃ الاصدقۃ الفطر اخرجہ، مسلم، مفتضاہ انہا علی السید انتہیٰ مافی فتح الباری ص ٦١ جلد ٦ ملخصاً بقدر الحاجت))

حنفی مذہب میں صدقہ فطر واجب ہے صاحب نصاب پر یعنی جس کے پاس زکوٰۃ کا نصاب ہو اور لڑکے کا صدقہ صرف باپ ادا کرے اور سب باتوں میں موافق اس کے ہے جو گزرا ہے، ہدایہ میں ہے:

((صدقۃ الفطر واجبۃ علی الحر المسلم اذا کان مالکا لمقدار النصاف فاضلا عن مسکنہ وثیابہ واثاثہ وفرسہ وسلاحہ وعبیدہ یخرج ذالک عن نفسہ یخرج عن اولادہ الصغار ومما لیکہ انتہیٰ ملخصاً))

اور وقت ادائے صدقہ کا قبل نماز عید الفطر کے ہے اور اگر کوئی تین روز یا زیادہ عید سے پہلے ادا کر دے تو جائز ہے اور بعد نماز اگر دے گا تو ادا نہ ہوگا۔ کیونکہ آیت مذکورہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی کے بعد وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ فطر نماز پر مقدم ہے کیونکہ فصلی کے ساتھ فائے تعقیب کے ذکر کیا ہے جس سے تعقیب صلاۃ کی صدقہ سے مستفاد ہوتی ہے، کما لا یخفی علی من لہٗ اولی تامل اور حدیث میں آیا ہے:

((وعن عباس رضی اللہ عنہ قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمہ للمساکین فمن اداہا قبل الصلوٰۃ فہی زکوٰۃ مقبولۃ ومن اداہا بعد الصلوٰۃ فہی الصدقۃ من الصدقات رواہ ابو داوٗد وابن ماجۃ والدار قطنی والحاکم وصححہ کذا فی منتقی الاخبار وللبخاری وکان یعطون قبل الفطر بیوم اویومین انتہیٰ))

((وفی موضع آخر والظاہر من اخرج الفطر بعد صلوٰۃ کا کمن لم یخرجہا باعتبار اشتراکہما فی ترک ہذہ الصدقۃ الواجبۃ انتہیٰ مافی نیل الاوطار))

اور جو چیز طعام یعنی قابل خوراک ہے۔ مثلاً گیہوں، جو، پنیر، خرما، ستو وغیرہ کے اس میں سے صدقہ فطر ادا کرنا صحیح ہے۔

((عن عیاض عن عبد اللہ بن ابی سرح العامری انہ سمع ابا سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعاً من طعام او صاعاً من شعیر او صاعاً من تمر او صاعا من اقط او صاعاً من زبیب رواہ البخاری))

مقدار اس کی گیہوں سے آدھا صاع اور سب چیزوں سے ایک پورا صاع ہے۔

((عن الحسن قال خطب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی آخر رمضان علی منبر البصرۃ فقال اخرجوا صدقۃ صومکم فکان الناس لم یعلموا فقال من ہہنا من اہل المدینۃ تموا الیٰ اخوانکم فعلموہم فانہم لا یعلمون فرض رسول اللہ ﷺ ہذہ الصدقۃ صاعاً من تمر او شعیر او نصف صاع من قمح الحدیث رواہ ابو داوٗد وقد نمقہ المبین محمد یٰسین الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی عفی عنہ۔ سیاتہ۔ لقد اصاب من اجاب ابو القاسم محمد عبد الرحمن اللاہوری، اصاب من اجاب محمد حسین خان خورخوی))

یہ جواب صحیح ہے ۔ حررہ ابوالعلی محمد عبدالرحمن الاعظم گڈھی المبارکفوری ۔

جواب باصواب حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ ۔ المجیب مصیب محمد فقیر اللہ ۔

الجواب صحیح والرائے نجیح (سید محمد نذیر حسین) (محمد شمس الدین ۱۳۱۵) (عبدالجلیل) عربی (ابو محمد عبدالحق ۱۳۰۵) (عبدالروف ۱۳۰۳) (خادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین ۱۲۹۲) (خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوہاب ۳۰۰) (سید محمد عبدالسلام غفرلہٗ) (عبدالطیف) (محمد طاہر ۱۳۰۱)

وہ غریب مسلمان کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو بہت ہی بھوکا ہو۔ اس پر یہ فطرہ کسی صورت سے نہیں ہے، اگر اسے دو وقت کی فراغت حاصل ہو تو اس کو دینا چاہیے ۔ یہ فطرہ خواہ اپنے خویش کو یا غیر کو دے جو فطر دے سکتا ہے، اس پر فرض ہے ۔ (حررہ محمد امیر الدین حنفی واعظ جامع مسجد دہلی (محمد امیر الدین : ۱۳۰۱) (فتاویٰ نذیریہ ص ۵۱۳ جلد ۱ مطبوعہ دہلی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 199۔202